حضرت ناطق :-

فیض سے حضرت احسن کے چھپا گلدستہ ⁂ واقعی قدر ہنر اہل ہنر کرتے ہین

مہایم کا مشاعرہ

یعنی

انجمن ترقی سخن بمبئی کا پندرہوان مشاعرہ جو بتقریب عرس مہایم شریف حضرت سیاہ پوش شاہ صاحب کے تکئے مین ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۲ء شب یکشنبہ کو منعقد ہوا

اور

معلی القاب عالیجناب منشی محمد حسن صاحب احسن مقبہ جے۔ پی رئیس اعظم بمبئی دام اقبالہ کی سرپرستی مین

راز اجمیری سکرٹری انجمن ترقی سخن

نے

ترتیب دے کر

بمبئی مظفری اسٹیم پریس مین چھپوایا

شکریہ اور خوشخبری

عالیجناب منشی محمد محسن صاحب احسن مقبہ کا نام نامی اونکی قومی فیاضیون کی بدولت بمبئی اور بیرونجات مین الم نشرح ہی۔ چونکہ انجمن ترقی سخن نے بھی آپکی اون انجمن نواز مہربانیون سے حصہ لیا ہی جو بمبئی اور بیرونجات کی انجمنین لے رہی ہین۔

اسلئے اوسپر فرض ہوا کہ اپنے محسن کے احسان کا اعتراف کرتے ہوئے شکریہ ادا کرے کیونکہ ایسا نہ کرنا ناشکری اور کفران نعمت ہے۔ یہ گلدستہ جناب موصوف ہی کی سرپرستی کا ثمرہ ہی۔ اسکے ساتھ ہی خوشخبری دیجاتی ہی۔ کہ ناظرین گلدستہ اُس رسالے کے منتظر ہین جو جناب ممدوح القدر کی سرپرستی مین عنقریب جنوری سنہ ۱۴ء سے یہ انجمن ماہوار شایع کرنیوالی ہے۔ آخر مین انجمن اپنے معزز سرپرست کا مکرر شکریہ ادا کرتے ہوئے اسقدر اور عرض کرتی ہے۔

گر نظر از چشم عنایت کنی	جملہ مہمات کفایت کنی

ناظرین گلدستہ!

یہ گلدستہ جنوری سنہ ۱۴ء سے شایع ہونیوالے ماہوار رسالے کا ایک نمونہ ہی جو آپکی خدمت مین پیش کیا جاتا ہی۔ انجمن کو اُس سلسلے کا مستقل و دیرپا بنانا مقصود ہے۔ اسلئے سردست حجم اور ضخامت کی وضع و قطع ایسی ہی ہوگی۔ ہان۔ اشاعت مین خاطرخواہ ترقی ہونے پر صفحات کی ترقی ہوسکتی ہے۔ قیمت بہت ہی قلیل رکھی جائے گی۔ یعنے صرف۔ ایکروپیہ سالانہ امید ہے کہ خریدار ابھی سے درخواستین بھیجنا شروع کر دینگے۔

تاکہ رجسٹر مین اونکا نام نامی درج کر لیا جائے۔

اس پتے پر درخواست بھیجیے! — **دفتر انجمن ترقی سخن بمبئی پوسٹ نمبر (۹)**

مشاعرۂ مہائم
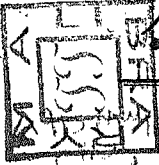
مصرعِ طرح

اہلِ دولت بہی فقیرانہ بسر کرتے ہین

عالیجناب منشی محمد حسن صاحب متخلص بہ احسن جے۔ پی۔ رئیس اعظم بمبئی دام اقبالہٗ

نہ وہ بھولے سے عنایت کی نظر کرتے ہین
مرے نالے نہین افسوس اثر کرتے ہین

کیون ملک ہنستے ہین عصیان جو بشر کرتے ہین
شر بشر ہی مین نہان ہے تو وہ شر کرتے ہین

دیکھتے ہم ہین اُدہر ٹھوکرین کہاتے ہین اِدہر
اِسطرح کوچۂ جانان مین گذر کرتے ہین

استعارے نہ صنایع نہ بدایع سمجھین
شاعری کسلیئے بیعلم و ہنر کرتے ہین

سیکھے سب طرزِ جفا سیکھو کچھ اندازِ وفا
کیونکہ ہر فن مین کمال اہلِ ہنر کرتے ہین

زاہدون کو ہے روا اکلِ حرام و غیبت
ہان مگر دخترِ رز سے تو حذر کرتے ہین

وہ ہین محتاج زیادہ جو غنی ہین مشہور
اہلِ دولت بہی فقیرانہ بسر کرتے ہین

دلِ شبِ ہجر کی ظلمت سے جو گھبراتا ہے
ہم ترے رخ کے تصور مین سحر کرتے ہین

عشق اس جانِ جہان کا ہین احسن ہی نصیب
حسن پر جس کے نظر اہلِ نظر کرتے ہین

جناب منشی افضال علی صاحب افضل بلگرامی مقیم بلدۂ بمبئی

دل جگر نذر ہین گر آپ نظر کرتے ہین
ہارئیے تیر کہ ہم سینہ سپر کرتے ہین

شکریہ جس کا ادا زخمِ جگر کرتے ہین
کیا وہ احسان ترے تیرِ نظر کرتے ہین

مے سے وہ توبہ کریں حضرتِ واعظ توبہ!
میکشوں پر نہیں یہ وعظ اثر کرتے ہیں

شمع کے ساتھ گذر جاتی ہے اپنی بھی رات
شام سے جلتے ہیں دونوں تو سحر کرتے ہیں

ڈرتے رہتے ہیں کوئی مانگ نہ لے اپنی چیز
جسکا دل لیتے ہیں واں سے بھی حذر کرتے ہیں

دیکھیے ہوتی ہے کب اپنی تمنا پوری
عمر گذری اسی منزل میں سفر کرتے ہیں

دلمیں ہم کیوں نہ ان آنکھوں کو چھپا رکھیں
کہ اسی راہ گذر سے وہ گذر کرتے ہیں

نہیں معلوم یہ ظالم انہیں کیا دیتا ہے
خاطریں درد کی کیوں قلب و جگر کرتے ہیں

اُن کے دربانوں کا احسان نہیں لیتے افضل
میرنا سے نہیں خود جاکے خبر کرتے ہیں

ولہ قومیہ

جو بشر صنعت و حرفت میں بسر کرتے ہیں
سر سے میدان ترقی کو وہ سر کرتے ہیں

نہیں محتاجِ بیان قوم کی حاجتمندی
فیصدی ساٹھ فقیرانہ بسر کرتے ہیں

ہم زمانے میں ہیں اس خاص صفت سے موصوف
اپنی اوقات کو بیکار بسر کرتے ہیں

قابل غور ہو ہر چند غریبوں کا حال
اہل زر اپنے سوا کس پہ نظر کرتے ہیں

نکتہ چین لوگ ہمیں کچھ نہیں کرنے دیتے
ہم کسی کام کی ہمت بھی اگر کرتے ہیں

چند لفظوں کی نمایش کے سوا خاک نہیں
ایسے لکچر ہمیں جلسوں میں اثر کرتے ہیں

عیب جوئی پہ ہمیں فخر ہوا کرتا ہے
عیب کرتے ہیں سمجھتے ہیں ہنر کرتے ہیں

کاش! آتے کسی ایجاد کے موجد ہو کر
انڈیا والے جو یورپ کا سفر کرتے ہیں

نظم کر لیتے ہیں کچھ قوم کا دکھڑا افضل
شعر گوئی سے تو ہم قطع نظر کرتے ہیں

جناب پھکڑ صاحب وارد بمبئی

دل تو کہتا ہے نظر اب وہ ادھر کرتے ہیں
بات قسمت کی ہے دیکھیں تو کدھر کرتے ہیں

لشکرِ حرص سے کرتے ہیں دلیرانہ جہاد
قلعۂ نفس کو جو صبر سے سر کرتے ہیں

کچھ یہ پھکڑ ہی پہ موقوف نہیں اسکی ثنا
رات دن حور و ملک جن و بشر کرتے ہیں

جناب آغا غلام جیلانی صاحب تسکینؔ کابلی مقیم بمبئی

ترک میدان مین تو ہین نہین سر کرتے ہین — فوجِ اعدا کو تباہی کی خبر کرتے ہین
رزم مین جنگ کے باجے یہ خبر کرتے ہین — ترک اب جا ہی میدانکو سپر کرتے ہین
وہ کمر توڑی ہے بلقانیونکی ترکون نے — آجتک ہائے کمر ہائے کمر کرتے ہین
پہر تو بول اُٹھتے ہین اعداکہ بہا در ہین ترک — اُن کی فوجونکو جو یہ زیر وزبر کرتے ہین
کچھہ نہین ہیچ ہین چالین دولِ یورپ کی — ایسے حربے کہین ترکون پہ اثر کرتے ہین
پہر بہی بلقانیون مین میل نہین ہوتا ہے — دولِ یورپ انہین شیر و شکر کرتے ہین
سرِ انور پہ بندہا فتح کا سہرا آخر — سچ ہے سرباز ہی میدانکو سر کرتے ہین
وقت پر ملتی ہے اُن کو ہی ہزیمت آخر — جو بہت پہلے سے سامانِ ظفر کرتے ہین
بول بالا رہے ترکی کا سدا یورپ مین — ہم تو تسکینؔ یہ دعا شام و سحر کرتے ہین

جناب منشی سجّاد حسین صاحب جوہرؔ بنارسی ڈرامیسٹ مقیم بمبئی

سوئے مژگان کے تصوّر مین سحر کرتے ہین — تیر کی نوک پہ ہم رات بسر کرتے ہین
جب مین کرتا ہون کبھی بے اثری کا شکوہ — آہ کہتی ہے ٹہر جاؤ! اثر کرتے ہین
چھوڑو دو تیر کو پر تول رہا ہے کب سے — لو ابہی دوڑ کے ہم سینہ سپر کرتے ہین
سچ ہے اولاد برُے وقت مین کام آتی ہے — روشنی آج مرے داغِ جگر کرتے ہین
غیر کچھہ شوخ نگاہی کا سزاوار نہین — آپ کسکو ہدفِ تیرِ نظر کرتے ہین
ابہی آئے ہین ابھی کہتے ہین جانیکے لئے — کیا غضب ہے کہ سرِ شام سحر کرتے ہین
پہیل جاتی ہے زمانے مین ہوا کی صورت — چُپکے چُپکے بہی کوئی بات اگر کرتے ہین
کس قیامت کی لگی ہے کہ نہین بجھہ سکتی — کوششین لاکھہ مرے دیدۂ تر کرتے ہین

جن کو کچھہ مادّہ قدرت نے دیا ہے جوہرؔ
سچ تو یہ ہے کہ وہی قدرِ ہنر کرتے ہین

جناب مولانا مولوی احمد خانصاحب خائف دہلوی مقیم بمبئی

خوف کرتے ہین خدا کا نہ خطر کرتے ہین | کیسے بندے ہین جو غفلت مین بسر کرتے ہین
جن کو دنیا کے سوا دین سے کچھ کام نہین | کبھی عقبی کیطرف بہی وہ نظر کرتے ہین
شان اسمین بہی نکلتی ہے ریاکاری کی | خیر سے دین کا کچھ کام اگر کرتے ہین
ایک وہ تھے کہ نماز دن مین سحر کرتے تھے | ایک ہم ہین کہ تماشون مین سحر کرتے ہین
اب تو یہ ہے نہ تقوی ہے نہ پاس مذہب | دینداری سے مسلمان حذر کرتے ہین
باعمل گر علما ہون تو ولی ہوجاہین | مگر ایسا یہ کہان اور کدہر کرتے ہین
جو سمجھتے ہون کہ دنیا ہی ہے جنت خائف | ایسے بیخوف کہین خوف سقر کرتے ہین

جناب محمد اسمعیل صاحب ذبیح کوکانی مقیم شہر بمبئی

دن کو یاد رخ جانان مین بسر کرتے ہین | گن کے تارے شب ہجران کی سحر کرتے ہین
خون دل پی کے مداوای جگر کرتے ہین | زندگی کے دن اسیطرح بسر کرتے ہین
اوس ستمگر کے دل پر نہین ہوتا کچھ اثر | مرے نالے سر افلاک گذر کرتے ہین
منہہ کو پہیرے ہوئے ٹھکراتے ہوئے جاتے ہین | میری مرقد پہ جو بہولے سی گذر کرتے ہین
آہ سوزان کو جو کر لیتا ہون مشکل سے مین ضبط | راز دل فاش مرے دیدۂ تر کرتے ہین
بخت اوسکا ہے نصیب اوسکا ہے قسمت اوسکی | جس کی جانب وہ عنایت کی نظر کرتے ہین
اپنی کانون پہ خفا ہوکے وہ رکھ لیتے ہین ہاتھ | مرے نالے کبھی اون تک جو گذر کرتے ہین
اور بھی آتش دل سوز بھڑک اوٹھتی ہے | ہم جو اشکون سے لب خشک کو تر کرتے ہین
بیچ ہوتا ہے جہان اوسکی نگاہون مین ذبیح | اہل دل جس کی طرف ایک نظر کرتے ہین

جناب رسا صاحب ساکن بمبئی

ستنے قیس پہ جو اوقات بسر کرتے ہین | وہ فرنگن کیلئے چاک جگر کرتے ہین
قیس و فرہاد نے دی کوہ و بیابان مین جان | اور یہ مرنے کو لندن کا سفر کرتے ہین

فاقہ مستون کو نہین فکر معاش فردا
اچھی صورت کے نظارے پہ گذر کرتے ہین

موچھہ ڈاڑھی کو صفا کرکے نئے جنٹلمین
لارڈ کرزن کے اکھاڑے مین گذر کرتے ہین

قومی چندے کیلئے قوم کے لیڈر بنکر
گرم جیب اپنی ہی بس شام و سحر کرتے ہین

ہندیون کے لئے آفت ہے یہ افریقہ مین
اہل دولت بھی فقیرانہ بسر کرتے ہین

ہے نہین ہند کے کالون کو شکایت کی مجال
گورے افریقی ستم اپنہ اگر کرتے ہین

دل بڑھایا ہے بہت عرس مہایم نے وسنا
اس گرانی مین بھی موٹر کا سفر کرتے ہین

ہیپچمدان راوی اجمیری مقیم بمبئی جامع گلدستہ

تلمیذ جناب سیماب اکبرآبادی

کوچ اس بزم سے بادیدۂ تر کرتے ہین
ہم برستے ہوئے پانی مین سفر کرتے ہین

گر کسی اور طرف بھی وہ نظر کرتے ہین
دیکھنے والے سمجھتے ہین ادہر کرتے ہین

یاس جب تک کہ وہ بیٹھے ہین نہ اٹھنا للہ
ہنستین ہم تری اے دردِ جگر کرتے ہین

گھورتے ہین اسے جو آنکھہ اٹھا کر دیکھے
جو کسی خوب ترے روزنِ در کرتے ہین

اک ٹھکانے سے پڑا ہون ہین ہوا کے جھونکے
کیون مری خاک ادہر اور ادہر کرتے ہین

ان کے ہی نقش قدم بنگئے انکے جاسوس
وہ جہان جاتے ہین سبکو خبر کرتے ہین

ان حسینون کا ہر اک کام پسندیدہ ہے
یہ اگر عیب بھی کرتے ہین ہنر کرتے ہین

خاک اڑتی نظر آتی نہین اب راہون مین
خوب چھڑکاؤ مرے دیدۂ تر کرتے ہین

کیا کہین کیا نہ کہین سامنے انکے راوی
کاٹ لین گے وہ زبان بات اگر کرتے ہین

جناب سید محمد فرقان علی صاحب سید مدنی - دہلوی مقیم بمبئی

کیا کہین ہند مین کس طرح بسر کرتے ہین
ہائے وہ لوگ جو طیبہ کا سفر کرتے ہین

ہم نہ مرتے ہین نہ طیبہ کا سفر کرتے ہین
حسرت و یاس کے عالم مین گذر کرتے ہین

انکی فرقت مین ہمارا بھی ہے دل صد پارہ
اک اشارہ مین جو دو ٹکڑے قمر کرتے ہین

ہمکو پیارا ہے مدینے کی جدائی کا داغ
ہم تو اس پھول پہ قربان جگر کرتے ہین

[illegible] کہ جاتے ہین ، مدینے [illegible]
[illegible] واحد ہین کہ حضرت کو خبر کرتے ہین

کیا عطا ہے کہ وہ اُمت کے گنہگارون پر
جب نظر کرتے ہین رحمت کی نظر کرتے ہین

اُن گنہگارون کو چن لیتی ہے رحمت سرِ حشر
آپ جن جن پہ شفاعت کی نظر کرتے ہین

دیکھیے کب ہو ان آنکھون کو زیارت اُسکی
یاد جس روضہ کو ہم آٹھ پہر کرتے ہین

دولتِ فقر ہے سادات کے گھر مین سیّد
ہم ہمیشہ سے فقیرانہ بسر کرتے ہین

جناب خلیفہ محمد عبدالوہاب صاحب شرفؔ دہلوی تلمیذ حضرت نظامی

امتحان ناوک مژگان کا اگر کرتے ہین
آئینہ دیکھ کے وہ مجھ پہ نظر کرتے ہین

لوگ جو آہ سے امید اثر کرتے ہین
نخل حسرت سے تمنائے اثر کرتے ہین

کام کرتے ہین محبت جو بشر کرتے ہین
عشق وہ شے ہے فرشتے بھی حذر کرتے ہین

ہوگئے اشک ندامت سے جو کانٹے شاداب
وہ ٹہنیان بڑھکے مرا دامن تر کرتے ہین

اوچھے زخمون سے جھلکتی ہے کسی قسمت کی
ہم جو بازوئے ستمگر پہ نظر کرتے ہین

میکدے والون مین اخلاص ہے ای شیخ حرم
عیش و عشرت سے جب اوقات بسر کرتے ہین

یاس سے تکتے ہین فراک ستمگر کو کبھی
لاغری پر کبھی ہم اپنی نظر کرتے ہین

زندگی جنکی بسر ہوگئی میخانے مین
اے تری شان وہ کعبے کا سفر کرتے ہین

خضر ہمکو نہ ملے دشت محبت مین شرفؔ
لوگ کہتے ہین بہت سیر و سفر کرتے ہین

جناب محمد عبدالقادر صاحب شاکرؔ متوطن وانمباڑی علاقہ مدراس وارد حال دہاروی

ذکر تیرا ہی فقط شام و سحر کرتے ہین
زندگی اپنی اسی دُھن مین بسر کرتے ہین

تیرے دیدار کو جو قوتِ بصر کرتے ہین
دیکھتے ہین تجھے جس سمت نظر کرتے ہین

گردشِ بخت نہین تیری طلب ہے ہمکو
رات دن صورتِ افلاک سفر کرتے ہین

ہرزہ گردی ہے ہمین کوچۂ گیسو مین مدام
وہ مسافر ہین کہ راتون کو سفر کرتے ہین

اب اثر آنے لگا ہجر کے افسانون مین
درد بنکر دل دلدار مین گھر کرتے ہین

ہجر مین ایک اچنبا سا ہمین ہوتا ہے
لوگ کسطرح شبِ غم کی سحر کرتے ہین

پیار کی آنکھ سے جس روز سے دیکھا تم نے
جب سے ہم ہائے جگر ہائے جگر کرتے ہین

دیکھ کر حال شہِ بلخ کا معلوم ہوا
اہل دولت بھی فقیرانہ بسر کرتے ہین

جو مُبصّر ہین شناسائے حقیقت شاکو ۔ کب وہ باطل کی طرف اپنی نظر کرتے ہین

جناب منشی محمد صدیق صاحب صدیق مہتمم قدسیہ چشتی بہی شاگرد حضرت نظامی صاحب

غم ہجر مین ہم جو گہنا ہون مین بسر کرتے ہین ۔ اپنے اللہ کی رحمت پہ نظر کرتے ہین
جو ترے عشق مین دنیا سے سفر کرتے ہین ۔ منزل عالم لاہوت مین گہر کرتے ہین
آہ کرتے ہین لگاتار تو ہے یہ مطلب ۔ ہم بہی عاشق ہین ترے تجکو خبر کرتے ہین
جان دیتے نہین ایجان جو الفت مین تری ۔ زندگی اپنی وہ بے لطف بسر کرتے ہین
تیرے جانباز تری تیغ سے ہوتے ہین شہید ۔ جان پر کہیل کے میدان کو سر کرتے ہین
پردہ داری تری رکہتی ہے اگرچہ پردہ ۔ ہم بہی دیدار کی حسرت مین بسر کرتے ہین
کچہ مزہ عشق و محبت کا اُٹہاتے ہین وہی ۔ قرب اللہ کا حاصل جو بشر کرتے ہین
قصۂ حضرت آدم سے ہوا یہ ثابت ۔ اہل دولت بہی فقیرانہ بسر کرتے ہین
باخدا ہوتے ہین باز آکے خودی سے صدیق ۔ قدسیون سے نہین ہوتا جو بشر کرتے ہین

جناب محمد ابو صاحب صاحب ابن حاجی صدیق خلاص صاحب مہتمم مشاعرہ انجمن ترقی سخن

قتل آنکہون ہی سے یہ رشک قمر کرتے ہین ۔ مادر ہتے ہین اُسے جس پہ نظر کرتے ہین
خستہ حالی مین بسر خستہ جگر کرتے ہین ۔ تیر کہا کہا کے کلیجے پہ گذر کرتے ہین
ایک ہم ہین کہ بسر کرتے ہین رو رو کر رات ۔ ایک وہ ہین کہ جو سو سو کے سحر کرتے ہین
جسکو اکبار نکلواتے ہین وہ کوچے سے ۔ دوسری بار اسے شہر بدر کرتے ہین
بدگمانی سے اُسے سچ ہی سمجہتے ہین ہم ۔ جہوٹا وعدہ بہی کسی سے وہ اگر کرتے ہین
دلکو پکڑے ہوئے پہرتے ہین ستائے ہوئے ۔ میرے نالے بہی قیامت کا اثر کرتے ہین
عشق مشکل ہے عبادت نہین اتنی مشکل ۔ یہ فرشتون سے نہ ہوگا جو بشر کرتے ہین
دو قدم دید و جنازے کو ہمارے کاندہا ۔ آؤ ! رخصت ہمین کر دو کہ سفر کرتے ہین
ہجر مین صبر کچہ آسان نہین ہے جباؔر ۔ جو یہ کرتے ہین وہ خون اپنا جگر کرتے ہین

جناب عیسیٰ صاحب

کیا جلائیگی جہنم اونہین جو کہ ہیں یان ۔ شعلۂ عشق محمد سے جگر کرتے ہین

عشق احمد مین نہ رکھہ زر کا خیال ای عیسیٰ اہل دولت بہی فقیرانہ بسر کرتے ہین

جناب حافظ جمشید علی صاحب کلاہ بنارسی تلمیذ حضرت جوہر بنارسی

وہ ادہر لطف کے پہلو مین بسر کرتے ہین ہم تڑپ کر شب فرقت مین سحر کرتے ہین

قتل عشاق کو بس ایک نظر کافی ہے آپ تلوار عبث زیب کمر کرتے ہین

کہیلنا کہیل جو ہوتا ہے انہین مد نظر دامن تیغ کو وہ خون سے تر کرتے ہین

حشر پا زیب کی جہنکار سے جی اٹہتا ہے وہ سوئے گور غریبان جو گذر کرتے ہین

اب بتون کی بہی خدائی کا خدا حافظ ہے چہوٹے منہہ سے یہ بڑی بات بگر کرتے ہین

جسکو دیکہا نگہ ناز سے جیتا نہ بچا نہین معلوم یہ کیا رشک قمر کرتے ہین

دم اکہڑتا ہے چراغ سحری کی صورت اب کوئی دیر مین دنیا سے سفر کرتے ہین

ضبط کیونکر نہ کرین بولے انحضرت دل عرش ہل جائیگا نالے جو اگر کرتے ہین

پوچہتے کیا ہو کہ کسطرح گذرتی ہے کلاہ زندگی صرف سہارے پہ بسر کرتے ہین

جناب محمد صدیق صاحب کوثر مدنی نائب مہتمم مشاعرہ انجمن ترقی سخن

نعت

رات دن لوگ مدینے کا سفر کرتے ہین ہم ہی بیٹہے ہوئے حسرت کی نظر کرتے ہین

زندگی خلد مین وہ لوگ بسر کرتے ہین جو مدینے ہی مین شام اور سحر کرتے ہین

وہ اگر اک نظر فیض اثر کرتے ہین ہر خس و خار کو گل۔ گل کو ثمر کرتے ہین

اپنے اعمال کہان دیکہنے کے قابل ہین ہم تو حضرت کی شفاعت پہ نظر کرتے ہین

قافلہ ساتہہ مدینے کو لئے جاتا ہون میرے ارمان میرے ہمراہ سفر کرتے ہین

عرض کر دینا صبا ان سے ہمارا بہی سلام جنکو تسلیم شجر اور حجر کرتے ہین

بیخودی چہائی رہے یا وہی بین یا رب ہم تو اس ہوش مین آنے سے حذر کرتے ہین

بیخودی سید ہی مدینے ہمین لیجاتی ہے اسی منزل مین مدینے کا سفر کرتے ہین

ہے اثر دلمین ترے عشق نبی کا کوثر اس لئے شعر ترے دلپہ اثر کرتے ہین

جناب آغا غلام محی الدین صاحب مسکین کابلی مقیم بمبئی

لا الہ ... دولت دنیا پہ نظر کرتے ہین عاشق حق تو فقیرانہ بسر کرتے ہین

دیکھکر وجد اُنھین برگ و شجر کرتے ہین
اُس کے مستانے جو گلشن مین گذر کرتے ہین

عارفون کیلئے قیدِ حرم و دیر نہین
دیکھتے ہین اسے وہ آنکھ جدھر کرتے ہین

ایک تو یادِ الٰہی سے ہے غافل ورنہ
اُسکی تسبیح شجر اور حجر کرتے ہین

خود جو کامل ہین بنا دیتے ہین اسکو کامل
اک نظر بھی کسی ناقص پہ اگر کرتے ہین

تو حقارت سے نہ اِن گوشہ نشینونکو دیکھ
یہ وہی لوگ ہین جو خاک کو زر کرتے ہین

ہر کوئی شبلی و منصور نہین عالم مین
ہر کسیکے نہین اقوال اثر کرتے ہین

نحن اقرب کے مقامون سے گذر ہوتا ہے
لی مع اللہ کی منزل مین سفر کرتے ہین

بیخودِ عشقِ حقیقی کو خبر کیا مسکین
شام کب ہوتی ہے کسوقت سحر کرتے ہین

جناب سید محمد صادق صاحب ناطق سہسوی مرادآبادی تلمیذ جناب مولانا تمنا لکھنوی

زندگی یون تری فرقت مین بسر کرتے ہین
سحر و شام کو ہم شام و سحر کرتے ہین

رزق تقسیم وہی سب کو اگر کرتے ہین
دوسرونکا مجھے کیون دستِ نگر کرتے ہین

ہم بھی ہین غیر بھی ہے بزم مین اونکی حاضر
دیکھنا یہ ہے توجّہ وہ کدھر کرتے ہین

عالمِ حسن مین ہے قدر ملاحت کی فقط
چاند بھی ہو تو اوسے شہر بدر کرتے ہین

یار کے دلمین بھی اے کاش اثر کچھ ہوتا
یون تو نالے مرے دیوار مین در کرتے ہین

قابلِ دید ہے آتش قدسون کی محفل
گرم ہنگامۂ صحبت کو شرر کرتے ہین

تاڑنے والون کا شک حدِ یقین تک پہونچا
کیون مری سمت وہ دزدیدہ نظر کرتے ہین

ہمکو جنت مین ہے دنیا سے زیادہ تکلیف
آدمی ہوکے فرشتون مین بسر کرتے ہین

رونق افزائے مجالس تھے کبھی اے ناطق
اب تو ہم گوشۂ عزلت مین بسر کرتے ہین

جناب شیخ محمد صاحب ندیمی خلف قدیمی مدرس کہانڈیا اسپیشل اردو اسکول بمبئی

شوق ہے جو کہ مدینہ کا سفر کرتے ہین
آن پہ حضرت بھی محبت کی نظر کرتے ہین

حشر مین انکو نہ بھولین گے وہ انشاء اللہ
یاد حضرت کی جو ہر شام و سحر کرتے ہین

مجھکو للّٰہ جمال اپنا دکھا دو حضرت
خواہشِ دید مرے دیدۂ تر کرتے ہین

پڑھتے رہتے ہین جو ہر وقت محمد پہ درود
خلد مین رہنے کو تجویز وہ گھر کرتے ہین

ہجر مین احمدِ مرسل کے پریشان ہوئین
شاد ہین وہ جو مدینے کا سفر کرتے ہین

نامۂ اُمّتِ عاصی کو فرشتے ہر دم
پیش دربارِ شہِ جن و بشر کرتے ہین

کیا گدایانِ محمد کو ہو شاہی کی ہوس
اِس گدائی مین وہ شاہانہ بسر کرتے ہین

باغِ طیبہ کی ہوا جنکو لگی ہے رضوان
وہ کہان گلشنِ جنت مین بسر کرتے ہین

اے ندیمی ہے ترا قابلِ تعریف کلام
قدر شعرون کی ترے اہلِ ہنر کرتے ہین

جناب حافظ عبد الغنی صاحب یاد میرٹھی مقیم بمبئی

عمر جو کھیل تماشون مین بسر کرتے ہین
لاش پر بھی کبھی مُردے کی نظر کرتے ہین

جونک پتھر مین نہین لگتی مثل ہے مشہور
جاہلون پر بھی کہین وعظ اثر کرتے ہین

سیدے مُنہہ بات نہین کرتے ہین یہ جنٹلمین
کوئی ملتا ہے تو۔ گڈ مائی ڈیر کرتے ہین

کام کی بات نکمّون سے اگر کہہ دیجئے
تو تصوّر وہ اُسے گوزِ شتر کرتے ہین

کیا زمانہ ہے کہ دبتی نہین ماں سے بیٹی
سامنا باپ کا کمبخت پسر کرتے ہین

عیب جوئی ہے اگر عیب تو کچھ عیب نہین
آجکل کام یہی اہلِ ہنر کرتے ہین

کیا وہ یورپ کا سفر ہی نہ کرین یاد جو خوش
جو نہ مکے نہ مدینے کا سفر کرتے ہین

غیر طرح کلام

جناب محمد صدّیق صاحب کوثرؔ مدنی

آ مدینے کی ہوا میرے نشیمن کیطرف
لے اُڑا اس بے بال و پر بلبل کو گلشن کیطرف

عاصیون کے دل بڑھا دیگی شفاعت کی اُمید
ہاتھ بڑھ کر جا پڑینگے حضرت کے دامن کیطرف

جسکو اِس عالم مین ہو رحمت کا عالم دیکھنا
جا کے دیکھے رحمتِ عالم کے مسکن کیطرف

شافعِ محشر سرِ محشر اُلٹ دیجیے نقاب
سبکی آنکھین لگ رہی ہین روئے روشن کیطرف

جا رہا ہے نور کی چادر چڑھانیکے لیے
چودھوین کا چاند اُس پُر نور مدفن کیطرف

اپنی پلکون سے ہین تنکے عمر بھر چنتا پھرون ۔ لائے گر قسمت مجھے طیبہ کے بن کیطرف
حشر مین کوثر یہ میرے ہاتھہ بڑہکر جائین گے ۔ ان کے قدمون کیطرف یا انکے دامن کیطرف

جناب محمد عبد القادر صاحب شاکر متوطن وانمباڑی

ہر اک نام و نشان ہین بے نشان اللہ ہی اللہ ہے ۔ نظر کے پردے پردے مین نہان اللہ ہی اللہ ہے
زمین سے سبزہ جو اگتا ہے وہ کہتا ہی بسم اللہ ۔ بحمد اللہ مری روح روان اللہ ہی اللہ ہے
نہ تم باقی نہ ہم باقی نہ غم باقی نہ دم باقی ۔ جو باقی ہے وہ اک جان جہان اللہ ہی اللہ ہے
نہ راز دل سے دل واقف نہ راز جان سے جان واقف ۔ ہماری زندگی کا رازدان اللہ ہی اللہ ہے
نہین تاب نظر دیدار کی موسیٰ کو کیا کہئے ۔ جدہر دیکھو ادہر جلوہ کنان اللہ ہی اللہ ہے
جمال یوسفی سے جلوۂ یوسف یہ بول اٹھا ۔ نمود حسن عالم بیگمان اللہ ہی اللہ ہے
کلی کہلکر بصد حسرت یہ کہتی ہے گل تر سے ۔ چمن فانی بہار بےخزان اللہ ہی اللہ ہے
وہ تاثیر سخن جان سخن کان سخن اے دل ۔ ہماری شاعری کا قدردان اللہ ہی اللہ ہے
کھلاتا ہے ہمین دن رات رب العالمین شاکر ۔ کہ اس مہمان سرا کا میزبان اللہ ہی اللہ ہے

ولہٗ

نظر مین ہے اس کا روئے انور ہے یار مجھ مین مین یار مین ہون
سمایا ہے جان و دل مین دلبر ہے یار مجھ مین ۔ مین یار مین ہون
خطاب خود اشرف الخلایق کا مجھ کو بخشا ہے میرے رب نے
حقایق قدس کا ہون جوہر ہے یار مجھ مین ۔ مین یار مین ہون
چمک کے کہتا ہے قلب اپنا مین ایک جام جہان نما ہون
بنا ہے خود آئینہ سکندر ہے یار مجھ مین ۔ مین یار مین ہون
وجود مین ہے وجود باری شہود مین ہے شہود جاری
ہون شان رب العلا کا مظہر ہے یار مجھ مین مین یار مین ہون
کوئی ہے بیتاب دل مین میرے مثال سیماب جلوہ فرما
تڑپکے کہتا ہے قلب مضطر ہے یار مجھ مین ۔ مین یار مین ہون

جسے بلایا تھا وہ نہ آیا مگر جو آیا تو رونا آیا

ہوا یہ ثابت ہے دل مین دلبر ہے یار مجھ مین مین یار مین ہون
تمام عالم مین وحدہٗ لاشریک کی شان جب ہے شاکر
دوئی کا پھر دخل ہو تو کیونکر ہے یار مجھ مین مین یار مین ہون

جناب سید فرقان علی صاحب سید دہلوی

یا نبی میری زبان پر تیرا افسانہ رہے
یہ دلِ وحشی اسی افسون کا دیوانہ رہے

دل نہ خالی ہو تصوّر سے رسول اللہؐ کے
نور سے معمور یارب میرا کاشانہ رہے

آنسوؤن کے ساتھ نکلے حسرتِ دیدار بھی
روبرو سے چشم پُرنم روئے جانانہ رہے

بھر کے ساغر ہم قیامت کے پیاسونکو پلا
ساقیٔ کوثر ترا بھرپور میخانہ رہے

بندہ پرور دولتِ الفقر فخری چاہیے
دل امیرانہ رہے خلوت فقیرانہ رہے

ہم سے بیمار ونکا ہے کوئے نبی دارالشفا
دائم و قایم الٰہی یہ شفاخانہ رہے

فقر سید آل و اولادِ نبی کا فخر ہے
غم نہین حالت اگر اپنی فقیرانہ رہے

در شان حضرت مخدوم علی صاحب مہائمی رح

از جناب صاحب رضا صاحب

جسے کو مخدوم علی جلوہ دکھا دیتے ہین
اس کو وارفتۂ دیدار بنا دیتے ہین

نظرِ فیض اثر سے جو جِلا دیتے ہین
دل کو آئینۂ توحید بنا دیتے ہین

مرتبہ اس کا زمانے مین بڑہا دیتے ہین
جس کی بگڑی ہوی تقدیر بنا دیتے ہین

کبھی محروم نہین رکھتے ہین وہ سائل کو
خود بھی دیتے ہین خدا سے بھی دلا دیتے ہین

تیرا دولت کدہ آباد رہے یا مخدوم
ہم بھی خادم ہین کھڑے در پہ صدا دیتے ہین

باطنی فیض تمہارے نہین کم عیسیٰ سے
یہ وہ ہین جو دلِ مردہ کو جِلا دیتے ہین

آپ نے واصلِ حق ہو کے یہ رتبہ پایا
کہ جسے چاہتے ہین حق سے ملا دیتے ہین

[illegible] ہے مستان مہائم کا حال
عرش ہلتا ہے جو وہ ہو مچا دیتے ہین

ابھی پہیلا کے بڑھون دامن مقصد صبا کا   قطب کوکن جو یہ فرمائین کہ آ دیتے ہین

مہایم شریف کا صندل

ہر بشر عرس مین سر آنکھون سے لایا صندل   دھوم سے حضرت مخدوم کا آیا صندل

خادم روضہ ہین نواب بہی اور پولیس بہی   قبر مخدوم پہ یہ دونون نے چڑھایا صندل

کیون نہ ہر بندۂ درگاہ ادب سے جھک جائے   سید پاک کی درگاہ کا آیا صندل

وہ بشر چھوٹ گیا روز کے غم کھانے سے   جس نے آکر تری درگاہ مین کھایا صندل

رکھ کے سر پر تجھے کیون لائین نہ لانیوالے   سایۂ ابر کرم ہے ترا سایا صندل

پھر ایک حور نے پیشانی سے اپنی پیسا   پھنے فردوس کے پھولون مین بسایا صندل

جان قربان کرون مجھکو اگر وہ ملجائے   جس کے روضے سے شرف تو نے یہ پایا صندل

آگئی روضۂ مخدوم کی تجھ مین برکت   جس نے پایا تجھے آنکھون سے لگایا صندل

قطب کوکن کی زیارت کو جو آیا زائر   پھول درگاہ سے وہ لیکے چلا یا صندل

مشک و عنبر کی مہک ہیچ ہے تیرے آگے   نام خوشبو نے تیری اپنا مٹایا صندل

کیا عجب بول اٹھین سنکے یہ صندل زائر   مرحبا خوب یہ صابر نے بنایا صندل

جناب سید مظفر یزدان صاحب نامی چشتی قادری تلمیذ حضرت نظامی مدظلہ

بھلا کیا خاک حاصل ہو مرادین دل کی الفت مین   جو محرومی ہی محرومی لکھی ہو اپنی قسمت مین

پیام مرگ ہی پہنچا جو آغاز محبت مین   تو پھر کیا جانے کیا حشر ہو انجام الفت مین

پھنسے تیری بدولت اے محبت کیسی آفتین   الم مین درد مین تکلیف مین غم مین مصیبت مین

بجا ہے آپ بیشک یاد فرماتے تھے بندے کو   کہ اکثر روتے روتے ہچکیان آتی تھین فرقت مین

خدا جانے تجھے کیون دیکھتے ہین لوگ حیرت سے   نہین معلوم کیا رکھا ہے ظالم تری صورت مین

نہ ہوگی حشر تک راحت بستر او بت کافر   نجائیگی پس مردن بھی تیری یاد تربت مین

اسی نے مجھکو لوٹا ہے اسی نے مجھکو مارا ہے   کہونگا داور محشر سے رو رو کر قیامت مین

رقیب روسیہ کے ساتھ آئے ہو عیادت کو   یہ دم آخر پلایا زہر تم نے مجھکو شربت مین

کہین احباب دیوانہ کہین مجھکو نہ امی نامی
خدا جانے کہ کیا کیا بک رہا ہون جوش وحشت مین

رباعیات

از جناب شاکر صاحب

گلشن مین صبا کی پھر سواری آئی
پھر باغ مین فصل نوبہاری آئی
مرغان چمن کی نغمہ سنجی سن لی
سُنئے سُنئے ہماری باری آئی

ولہ

ہے عشق یہان رحمت باری بنکر
اور زیست ہے ٹھوکے کی سواری بنکر
اوپر ہے پرند اوس کا سایہ نیچے
ہم سایہ کے پیچھے ہین شکاری بنکر

از جناب مسکین صاحب

اے خالق خلق رحم کر تو مجھپر
اے مالک ملک ایک رحمت کی نظر
مسکین ہون عاجز ہون گنہگار ہون مین
برہین منگر بر کرم خویش نگر

در مدح حضرت مخدوم مہائمی

ہان ابر کرم بحر عطا آپ ہین آپ
ہان مرجع سلطان و گدا آپ ہین آپ
اک خادم مسکین صفت ہین ہون مین
مخدوم مہائمی بخدا آپ ہین آپ

از جناب تسکین صاحب

دانا ہین بڑے ولی ہین قطب کوکن
خضر رہ حق رسی ہین قطب کوکن
تسکین زمانہ آپ کا خادم ہے
مخدوم مہایمی ہین قطب کوکن

ولہ

تسکین پہ رہے آپ اپنا سایہ
حضرت یہ غریب اور ہے کم مایہ
ہے آپ کی ذات قطبیت کی جامع
مخدوم علی فقیہہ عالی پایہ

ولہ

مداح ہر اک بشر مہایم کا ہے
منظر دلچسپ تر مہایم کا ہے
تسکین بہار لوٹ لو آنکھون سے
روضہ پیش نظر مہایم کا ہے

سلام از جناب خواجہ محمد عبد الرحمن صاحب کمتر سابق ہیڈ منشی توپخانہ اول جنگی حیدرآباد و کنٹنجنٹ مقیم بمبئی

داغ ہے سینہ غم شبیر سے — یہ چمن مجھکو ملا تقدیر سے

ایسے ڈرتے تھے لعین شبیر سے — جیسے آہو شیر آ ہو گیر سے

سرفشان جوہر تھی تیغ دودم — شاہ تھے گوہر فشان تقریر سے

حیف ہے اسے چرخ وہ پیاسے مرین — جو پلے ہین فاطمہؑ کے شیر سے

شاہ کا کرتا ہے تو ہاہی ادب — ہوگیا ظاہر خم شمشیر سے

آئے جب زندان مین زین العابدین — یہ صدا آئی لب زنجیر سے

یا امام دین خطا کیجے معاف — مین ہون بے بس حاکم بے پیر سے (ق)

خواب مین کمتر نے دیکھا ہے قمر — عاملو۔ واقف کرو تعبیر سے

ضروری اطلاع

۔ جنوری ۱۹۱۴ء کا مشاعرہ ۱۶ مندرجہ ذیل طرح مین ہوگا

مصرع طرح مرکر بھی ترے وصل کا ارمان کرینگے "قافیہ۔ ارمان ردیف کرینگے"

مقامی شعرا کرم فرما کر مشاعرہ مین بمقام کوگنی کالب قدم رنجہ فرمائین۔ اور بیرونجات کے شاعر دفتر انجمن کے پتہ پر غزلین روانہ کرین۔ انتخاب کمیٹی کریگی۔ بشرطیکہ انتخاب کی اجازت دیدیجائے ورنہ صاحب غزل خود نو شعرون پر صاد کرکے بھیجدین۔ نو سے زاید درج رسالہ نہون گے۔

انجمن ترقی سخن کی گذارش

ناظرین گلدستہ کی خدمتمین۔ حضرات! یہ ناچیز انجمن جو اس گلدستہ کی بدولت آپسے روشناس ہونیکا شرف حاصل کرتی ہے مئی ۱۹۱۲ء سے بمبئی کو دار الاقامت بنائے ہوے ہین۔ اسکی بڑی کوشش یہ ہے کہ بمبئی مین اردو کو وہ ترقی نصیب ہو جو بمبئی کی دوسری زبانون یعنے مرہٹی گجراتی وغیرہ کو حاصل ہے۔ تاکہ یہ زمانے کی مقبول و مستند زبان کس مپرسی کا شکار نہونے پائے بلکہ اسکا عالمگیر اثر اپنی ہمعصر زبانون سے زیادہ دلون پر فصاحت اور سلاست کے سکے بٹھانے مین کامیاب ہو۔ چونکہ اردو زبان کے محسن اور مربی زمانہ قدیم سے وہی اہل سخن ہین جنکی سخنوری کے گہوارے مین اسنے پرورش پائی ہے۔ اسلئے جبتک بمبئی کے شعرا خصوصاً اور بیرونجات کے شعرا عموماً اس انجمن کے حامی کار

اور مددگار رہونگے۔ یہ انجمن دنیائے سخن مین کچھ بھی نہین کرسکتی۔ امید کہ انجمن کے مندرجہ ذیل اغراض ومقاصد پر ناظرین اپنی نظر توجہ مبذول فرمانے کے بعد اپنی امکانی امداد سے جو قلمے قدمے درمے سخنے) کی حد مین ہوسکتی ہے دریغ نفرمائینگے۔ وباللہ توفیق۔

اغراض ومقاصد انجمن ترقی سخن بمبئی

(۱) صلح کل پالیسی کے ساتھ شعرائے بمبئی کی ناچاقیون کو مٹاکر ان مین از سر نو اتحاد اور اتفاق پیدا کرنا۔ ۲۔ نظم ونثر سخن کی حفاظت اور اردو کی اشاعت کے دلچسپ وسائل کو مدنظر رکھکر پبلک مین اردو اور اردو شاعری کا ذوق سلیم پیدا کرنا۔ ۳۔ ماہرین فن سخن سے استدعا کرنا کہ آپ اس فن شریف کو مبارک اور مفید بنانے کی کوشش فرمائین پبلک کی غلط فہمیون کو غلط کرنیکے لئے شعر وسخن کا صحیح مفہوم شوقین طبایع کے ذہن نشین کرین تاکہ اس فن کی ہر لعزیزی کا سکہ دلپر بیٹھ جائے۔ ۴۔ اساتذۂ سخن سے گذارش کرنا کہ آپ شاگردونکی روز افزون تعداد اس لحاظ سے بڑہائین کہ ہواخواہان اردو کی جماعت مین ایک بیش قیمت اضافہ ہو۔ یا ہر مبتدی شاعری کے وہ آسان اور سہل الوصول طریقے تعلیم کرین مبتدیونکو فن سخن سے لگاؤ پیدا ہو انکی حوصلہ افزائی ہو جس رنگ مین وہ شعر کہتے ہین اس رنگ مین انکو اپنا ملکہ پیدا ہوجائے کہ وہ شعر کے عیب ہنر اور اسکے صحیح مفہوم کو سمجھ لیا کرین۔ ۵۔ اساتذۂ سخن اور اونکے تلامذہ کے اجتماع سے ایک علمی صحبت کا مہینے انتظام کرنا تاکہ سامعین کی دلچسپی کا علمی مذاق بہم پہونچے۔ نومشق شعرا کی مشق سخن بڑہے مشتاق طبیعتونکو اپنی جدت طرازی کے جوہر دکھانیکا موقع ملے اساتذہ کی نشست برخاست۔ گفتگو۔ بول چال۔ داد سخن اور آداب مشاعرہ کی پابندیون کا حاضرین کے اخلاق پر اچھا اثر پڑے مطلب یہ ہے کہ علم مجلسی کی خدمت کو مدنظر رکھکر ماہواری مشاعرے اور مناظرے منعقد کرنا۔ ۶۔ ایک ایسی ادبی لائبریری کا انتظام کرنا جسمین اردو ادب کی کارآمد اور مفید کتابونکا ذخیرہ رکھا جائے۔ ۷۔ انجمن کے سرمایہ سے ملک کے قابل قدر رسالے چیدہ چیدہ پرچے۔ نامی گرامی اخبارات لائبریری مین جاری کرانا۔ ۸۔ انجمن کی جانب سے نظم ونثر سخن کا ماہواری رسالہ شایع کرنا جسمین مقامی اور بیرونی شعرا کا کلام ہو۔ اہل قلم اصحاب کے علمی ادبی اور اخلاقی مضامین ہون۔ ۹۔ انجمن کو شعرا کی ایک علمی سوسائٹی بنا کر اسکے عمدہ اثر کو بمبئی اور بیرونجات مین دیرپا بنانے کی امکانی کوشش انجام دینا۔

قواعد وضوابط انجمن

(۱) چونکہ یہ انجمن ایک علمی وادبی انجمن ہے۔ اسکی ممبری مین ہر خاص وعام حصہ لے سکتا ہے۔ مگر ممبری فارم بھرنے یا رجسٹر مین نام لکھوانے کے بعد سے ہر ممبر کو حسب حیثیت کچھ ماہوار چندہ پابندی سے ادا کرنا لازم ہوگا۔

(۲) ماہواری چندے کی مقدار کم سے کم چار آنہ رکھی گئی ہے۔ تاکہ ہر شخص آسانی سے ہر مہینہ دیسکے اور بار نہ گذرے

۳ - چونکہ انجمن کے مقاصد کی تکمیل سرمایہ کی محتاج ہے۔ اسلیئے عام ممبرون کے علاوہ خاص ممبرشپ جُداگانہ ہے۔

۴ - خاص ممبر وہی اصحاب شمار کیئے جائینگے جو عام ممبرونکے مقابلے مین معقول چندہ دیکر انجمن کی کمزوریان دور فرمائینگے۔

۵ - جو فیاض دل رؤسا انجمن کو ایک معقول و رمقتدر رقم عطا فرماتے رہینگے وہ انجمن کے سرپرست ہونگے۔ جو صاحب کم از کم ۵ روپیہ عنایت فرمایا کرینگے وہ مُربّی۔ اور جو دو روپیہ دیا کرینگے وہ انجمن کے معاون سمجھے جائینگے۔ مذکورۂ بالا اصحاب کے اسمار گرامی کے ساتھ سرپرست انجمن یا مُربّی انجمن یا معاون انجمن کا القاب لکھا جائیگا۔

۶ - ممبران انجمن کی امدادی رقم سے کفایت شعاری کے ساتھ جملہ مصارف پورے کیئے جائینگے۔ اور پس انداز رقم کیش مین محفوظ رہے گی۔

۷ - انجمن کے آمد و خرچ کا حساب ہر مہینے ماہواری رسالے مین درج ہوگا۔ یہ رسالہ ممبرون کی خدمت مین مفت ارسال کیا جائے گا۔

۸ - سرپرست انجمن کے کارپرداز اعزازی رہینگے۔ جنکی تفصیل مُندرجۂ ذیل ہے۔
(۱) پریزیڈنٹ (۲) سکرٹری انجمن (۳) اسٹینٹ سکرٹری انجمن (۴) سکرٹری مُشاعرہ (۵) اسٹینٹ سکرٹری مشاعرہ (۶) کیشیر (۷) لائبریرین۔

۹ - انجمن کے انتظامی معاملات کے متعلق منتظمہ کمیٹی حسب ضرورت مٹنگ کرکے رائے زنی کریگی۔ فقط۔

نوٹ: جملہ امور کے متعلق خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ہونی چاہیئے۔

سکرٹری انجمن ترقی سُخن بمبی نمبر (۹)

قطعہ تاریخ تولید فرزند ارجمند نجابت جناب شیخ محمد عبد الحکیم صاحب حکیم خلف الرشید عالیجناب شیخ محمد عثمان صاحب احقر رئیس چیچر کھاری

از نتیجۂ فکر جناب محمد عبد اللہ صاحب عطا چشتی حنفی الدہم بہایست جز گھاری

نور دیدہ ہوا حسکیم کے گھر	جس سے روشن رہیگا گھر اونکا
کہہ اوٹھا عطا یہ مصرع سال	حق تعالے نے ہے چراغ دیا

قطعہ تاریخ وفات حسرت آیات شاعر شیوا بیان منشی محمد نظام علی صاحب نظام مرحوم و مغفور از جناب عطا صاحب

طبع زاد جناب حکیم مولانا مولوی سید ابو محمد خواجہ شاہ غلام غوث صاحب بغدادی عشق چشتی حیدر آبادی

سن سیزدہ صد و سی و یک بعد الف	ز ہجر نبی تو ولے اہل ہوش
بہ لکھنو سوم ماہ شوال را	عجب حادثہ شد کہ گم گشت ہوش
کہ شد انتقال نظام علے	ز دل ہائے یاران بر آمد خروش
چو فکر سن معنوی کرد عشق	بصد درد و غم آہ بر لب سروش
بریدہ زبان وجود و حیات	نظام علی مراد ، گفتا بگوش

۱۳۳۱ ھ

قواعد فرقانی :- نئی ترکیب سے ترتیب دیا ہوا ایک قاعدہ ہے جسکو بالفاظ دیگر قواعد بغدادی کی تفسیر کہنا مناسب ہوگا۔ کیونکہ اسمین وہی قواعد ہین جو قواعد بغدادی مین ہین مگر ہر ایک قاعدے کے تحت مین ایک فائدہ لکھا گیا ہے۔ جو معلمین کے لیئے نہایت کار آمد ہے۔ مولف نے اپنے کئی سال کے تجربہ تعلیم سے یہ قاعدہ ترتیب دیکر اپنا اسلامی فرض ادا کیا ہے۔ انشاء اللہ یہ قاعدہ پڑھنے کے بعد ہر بچہ ۶ ماہ مین قرآن ختم کرے گا۔

لکھائی چھپائی نہایت نفیس ہے اور کاغذ لطیف۔

سید محمد فرقان علی مدنی دہلوی امام باڑہ اردو سکول بمبئی نمبر (۹)